© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

قرآن مجید میں ایمان و عمل صالح اور عزت و سربلندی دونوں کو لازم و ملزوم قرار دیا گیا ہے۔ پھر لازم بھی لازم اعم نہیں۔ بلکہ لازم اخص۔ یعنی دین اور دنیا دونوں کی بھلائیاں، سیادت اور سربلندی صرف ان لوگوں کے لئے مخصوص ہے جو قرآن کی اصطلاح میں مومن ہیں اور اس بنا پر اللہ کی جماعت "حزب اللہ" کا لقب ان کے حسیم قومیت کا طغرا، شرف و امتیاز ہے۔ دیکھئے اکس تاکید اور حصر کے ساتھ ارشاد ہے۔

أَلَآ إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ خبردار رہو کہ صرف اللہ کا گروہ ہی فلاح پانیوالا ہے۔

ممکن ہے کسی کو یہ خیال ہو کہ فلاح سے مراد اخروی بہبود و فلاح ہے اور دنیوی سیاست و امامت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن قرآن نے دوسرے مواقع پر تصریح کر کے اس شبہ کا بھی ازالہ کر دیا ہے۔ اور یہ بات صاف طور پر واضح کر دی ہے کہ فلاح صرف اخروی نہیں بلکہ دینی اور دنیوی دونوں قسم کی سعادت اور فلاح مراد ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا ہے۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۝ اور ہم نے نصیحت کے بعد زبور میں لکھدیا ہے کہ میرے نیک بندے ہی زمین کے مالک ہونگے۔

جو لوگ مومن ہیں ان کے لئے امن کا وعدہ کیا گیا ہے۔

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ ۝ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنا ایمان ظلم سے ملوث نہیں کیا۔ انھیں کیلئے امن ہے اور وہ ہدایت پر ہیں

عزت جس طرح اللہ اور اس کے رسول کیلئے ہے، مومنین کیلئے بھی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

إِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ — بے شبہ عزت اللہ، اس کے رسول اور مومنین کیلئے ہے۔

مومنوں کا امن اور ان کی عزت ایسی ناقابلِ زوال حقیقت ہے کہ کافروں کو کبھی ان پر غلبہ نہیں ہوگا اور وہی سب پر غالب و حاکم ہوکر رہیں گے، فرماتے ہیں

وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا — اور اللہ ہرگز ہرگز کافروں کو مومنوں پر کوئی راہ نہ دیگا۔

حق و باطل میں ہمیشہ جنگ ہوتی رہی ہے۔ کافروں اور مومنوں میں بھی جنگ ہوگی۔ مگر قرآن کا وعدہ ہے کہ اللہ مومنوں کی مدد کریگا۔ صرف یہ ہی نہیں کہ مدد کریگا بلکہ ایسا کرنا اللہ کے ذمہ ہے۔ دیکھئے! کسقدر صاف لفظوں میں ارشاد ہے۔

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ — اور مومنوں کی مدد ہمارے ذمہ ہے۔

جب اللہ کی مدد مومنوں کے شاملِ حال ہو تو ظاہر ہے پھر دنیا کی کونسی طاقت و قوت ان کے مقابلہ میں جم سکتی اور میدانِ حرب میں ان کی واقعی حریف بن سکتی ہے۔

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا — اور جو کافر تم سے لڑینگے تو وہ پشت پھیر کر چلے جائیں گے پھر وہ نہ کوئی مددگار پائینگے اور نہ دوست۔

اس بنا پر مومن کیلئے ذلت، سبکساری، اور رنج والم کوئی معنیٰ ہی نہیں رکھتا۔ اور ان میں احساسِ کمتری کا پیدا ہونا انتہائی حیرت انگیز امر ہے۔ فرماتے ہیں

لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ — تم مت سست ہو اور نہ غم کرو۔ حال یہ کہ تمہیں سربلند ہو اگر تم مومن ہو۔

اب قرآن مجید کی ان آیتوں کو پیشِ نظر رکھکر غور کیجئے یہ کون لوگ ہیں جن کو حزب اللہ کہا گیا۔ اور جن کیلئے اللہ کی نصرت، تمکن فی الارض۔ اور امن و عزت کا وعدہ کیا گیا ہے؟ یہ کون سی امت ہے جس پر اللہ کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ذوالقرنین اور سدِ سکندری

جناب مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی

(۵)

لیکن عام تفسیر کے برعکس اگر حضرت شاہ صاحب کی تفسیر کے مطابق ان دونوں مقامات کی تفسیر کی جائے کہ جس کی فی الجملہ تائید امام احمدؒ اور محدث ابن کثیرؒ کے اقوال سے بھی ہوتی ہے تو یہ سب مشکلات خود بخود دور ہو جاتی ہیں اور آیات کا مطلب اور حدیث کا مقصد بآسانی سمجھ میں آجاتا ہے۔

چنانچہ ابنِ کثیر آیت " وما استطاعوا لہ نقبا " کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

ای فی ذلك الزمان لان ھذہ صیغۃ خبر ماض فلا ینفی وقوعہ فیما یستقبل باذن اللہ لھم فی ذلك قدرًا وتسلیطھم علیہ بالتدریج قلیلا قلیلا حتی یتم الاجل وینقضی الامر المقدور فیخرجون کما قال اللہ تعالیٰ " وھم من کل حدب ینسلون " (البدایہ والنہایہ جلد ۲ صـ۱۱۲)	یعنی وہ (یاجوج وماجوج) اس زمانہ میں سد کے متعلق ہر قسم کے ردو بدل سے بے بس ہو گئے ہیں اسلئے کہ " استطاعوا " کا صیغہ زمانہ ماضی کی اطلاع کیلئے وضع کیا گیا ہے پس اس آیت میں اس بات کی ہرگز نفی نہیں نکلتی کہ زمانہ مستقبل میں اللہ تعالیٰ ان کو اس پر قدرت دیدے کہ وہ آہستہ آہستہ اور تدریجی طور پر اس سد کو توڑ پھوڑ ڈالیں۔ تا آنکہ وہ وقتِ موعود آپہنچے (جس کی خبر سورۂ انبیاء میں دی گئی ہے) اور امر مقدر پورا ہو جائے اور سب ایک ساتھ یلغار کرکے اس طرح نکل پڑیں جس طرح سورۂ انبیاء کی اس آیت میں خبر دی گئی ہے " وھم من کل حدب ینسلون "

© rasailojaraid.com